''کربلا! انسانی رشتوں کی معیاری کسوٹی''

خطیب حق بیان مولانا سید سمیع الحسن وسیمؔ جائسی، دہلی

عصر جدید کے انسان کی ترقی کے قدم اتنی برق رفتاری سے اٹھ رہے ہیں کہ ایک نابینا شخص بھی اسے محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہی انسان جو سمندر کے ساحل پر کھڑا رہ کر بھی، سمندر کی اٹھتی ہوئی موجوں سے خوفزدہ ہوجایا کرتا تھا، آج کمالِ اعتماد سے سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں آکر تحقیق کی نئی نئی منزلیں تلاش رہا ہے۔ آگ، پانی، ہوا ان تمام طاقتوں سے نہ صرف وہ نبرد آزما رہا بلکہ ان پر سبقت پاکر وہ انہیں طاقتوں کو اپنے آرام و آسائش کے گہنے بنا چکا ہے۔

یہ تو رہی انسان کی سائنسی ترقیوں کی بات مگر ان سے پرے اگر کوئی حساس ذہن سماج کے آنگن میں جھانک کر سماجی ترقیوں اور انسانی رشتوں کی پاسداری کا جائزہ لے تو اسے بے پناہ مایوسی ہاتھ آئے گی کیونکہ آج کے انسانی سماج میں انسانی رشتوں نے اپنی آب و تاب کھودی ہے اور یہ ایک ایسا سماجی بحران بن گیا ہے کہ جس کی دوا ڈھونڈھنا مشکل ہوگیا ہے۔

انسان کے مادی مطمحِ نظر نے اس کی زندگی کی ظاہری سطح کو یقیناً اُٹھایا ہے مگر ایک صحت مند سماج کے لئے ضروری اخلاقی اقدار میں بے پناہ گراوٹ آئی ہے۔ ماں کی ممتا، باپ کی شفقت، بھائی بہنوں کی والہانہ محبت اور دوستوں کی وفاداری بھی مادیت کی زنجیروں میں اسیر نظر آتی ہے۔ انجام کار جذبہ مساوات آٹھ آٹھ آنسو روتا ہے۔

یہ المیہ کسی ایک قوم، ملک یا خطہ سے متعلق نہیں ہے بلکہ پورے کا پورا بین الاقوامی سماج اس مہلک بیماری کی چپیٹ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوامِ متحدہ نے سال کے ہر دن کو کسی نہ کسی انسانی رشتہ وجذبہ سے منسوب کردیا ہے۔ Father's Day، Women's Day، Mother's Day، Friendship Day وغیرہ۔ یہ تمام دن اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انسانی رشتوں کی ڈور ہماری مٹھیوں سے تیزی سے پھسل رہی ہے اور ہم ان طریقوں سے اُس کی استواری کی کوشش کررہے ہیں مگر اس سعی کے باوجود ہم اخلاقی اقدار کو پھر سے زندہ کرنے میں کامیاب نہیں ہورہے ہیں۔

کاش کہ فکرِ انسانی اس عالمی بحران کے تدارک کے لئے اُس معیاری سماج پر نگاہ ڈالتی جسے امام حسینؑ نے ۶۱ھ کی بے آب و گیاہ 'کربلا' میں اکٹھا کیا تھا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ انسانی رشتے سُکھ اور چین کے دنوں میں تو متحد رہتے ہیں لیکن دُکھ اور مشکلات کے ایام میں ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں۔

امام حسینؑ کی 'کربلا' ایک ایسا منفرد معرکہ ہے کہ جہاں دکھوں کی زیادتی سے رشتہ ٹوٹ کر بکھرے نہیں بلکہ قربتیں اختیار کر کے وفاؤں کا ایک اجتماعی گلدستہ بن کے مہک اُٹھے۔

آج کی دنیا اگر انسانی رشتوں کی اُستواری کے لئے کوئی کارآمد قدم اُٹھانا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر انسان کے فکر کے تار کو حسینؑ کی کربلا سے جوڑا جائے۔ امام حسینؑ کے مختصر سماج میں ایک آئیڈیل باپ، ماں، بھائی بہن، بیٹا بیٹی، بھانجے بھتیجے اور دوستوں کے جیتے جاگتے کردار نظر آئیں گے۔ جنھوں نے نامساعد حالات میں تین دنوں کی بھوک اور پیاس میں بھی اپنے رشتوں کے تقاضوں کو موت کو گلے لگا کر پورا کیا۔

کیا اچھا ہوتا کہ ایام محرم کی آمد پر 'ہم' تمام تر ذاکرین وخطباء اس بات کا مصمم ارادہ کر لیتے کہ اس بار 'ہم' امام حسینؑ کی کربلا کا تذکرہ اس طرح کریں گے کہ موجودہ عالمی سماج کی تشنگی کا مداوا ہو جائے اور 'کربلا' عالمِ انسانیت کے لئے نمونۂ عمل بن جائے۔ 'کربلا' کے وفاؤں کے یوسفوں کا ذکر کچھ یوں ہو کہ انسانی رشتوں کے تقدس کی زلیخا پھر سے مائلِ شباب ہو جائے۔ دہشت وتعصب کے عفریت ناپید ہوں اور چہار جانب 'حسینیت' کا چرچا ہو۔

❁❁❁

بقیہ............قیام عاشورا...................

اور ہمیں ظلم کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہونا چاہئے۔ وہی جگہ کربلا ہے اور یہیں ہمیں کربلا کا نقشہ پیش کرنا چاہئے۔ یہ چیز ایک زمین سے مخصوص نہیں ہے اور نہ ایک شخص سے مخصوص ہے۔ واقعہ کربلا بہتر افراد اور زمین کربلا سے مخصوص نہیں تھا بلکہ ہر زمین اور ہر دن کو یہ نقشہ پیش کرنا چاہئے۔ ملتیں ظلم کے مقابلہ پر اٹھ کھڑے ہونے سے غافل نہ ہوں۔ (صحیفہ نور ج۹ ص ۲۰۲)

آپ رنجیدہ، پریشان اور مضطرب نہ ہوں اور خوف وہراس کو اپنے قریب بھی نہ آنے دیں۔ آپ ایسے پیشواؤں کے پیرو ہیں جنھوں نے مصائب وحادثات کے مقابلہ میں صبر واستقامت سے کام لیا اور ہمارے مصائب ان کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہیں۔ ہمارے عظیم پیشواؤں نے روز عاشورا اور گیارہ محرم کی شب جیسے مصائب برداشت کئے ہیں اور دین خدا کی راہ میں ان مصیبتوں کو جھیلا ہے۔ آج آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کس چیز سے خائف ہیں؟ اور کیوں مضطرب ہیں؟ جو لوگ حضرت علیؑ اور امام حسینؑ کی پیروی کا دم بھرتے ہوں ان کے لئے حکومت کے ان رسواکن اعمال کے سامنے گھبرا جانا عیب ہے۔ (صحیفہ نور ج۱ ص ۳۸)

❁❁❁

پروفیسر عمران حیدر کا خاندان اجتہاد پر تحقیقی کام شروع

جی۔سی۔ یونیورسٹی لاہور پاکستان سے ''خانوادۂ اجتہاد کے اردو ادب میں علمی وادبی خدمات کا جائزہ'' کے عنوان سے پی ایچ ڈی کے لئے جناب سید عمران حیدر کا موضوع منظور کیا گیا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں خانوادۂ اجتہاد پر یہ اس سطح کا پہلا علمی اور تحقیقی کام ہے اس سلسلہ میں اگر کسی صاحب کے پاس کچھ مواد خاندان اجتہاد سے متعلق موجود ہو تو برائے کرم مقالہ نگار کے مندرجۂ ذیل پتہ پر پہنچانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

موصوف کا پتہ

پروفیسر سید عمران حیدر
7-B, New Shalimar Town, Gulshan Ravi, Lahore, Pakistan
Mobile: 0092-3334318858

سید سہیل افضال کا علامہ مانیؔ جائسی پر تحقیقی کام جاری

کراچی یونیورسٹی، پاکستان سے ''علامہ سید کلب احمد مانیؔ جائسی۔ حیات اور کارنامے'' کے عنوان سے پی ایچ ڈی کے لئے جناب سید سہیل افضال کا موضوع ایک سال قبل منظور کیا گیا تھا جو جاری ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں متعلقہ موضوع پر جن صاحبان کے پاس جو کچھ مواد موجود ہو تو برائے کرم مقالہ نگار کے پتہ پر پہنچانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

موصوف کا پتہ

سید سہیل افضال
B-22/606, Indus Mehran Society, Saudabad Malir Colony,
Karachi-75080 Mob: 03442777906